نعت خواں کو نعت پڑھنے کے دوران ملنے والے پیسوں کا حکم

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3341

تاریخ اجراء: 04 جمادی الاخریٰ 1446ھ /07 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہم اگر نعت شریف پڑھیں تو اگر پڑھنے میں ہمیں کوئی پیسہ دے دے تو کیا وہ ہمارے لئے جائز ہے؟ ہم نے ان سے پیسہ طلب نہیں کیا اور نہ ہی کوئی پڑھنے کا اجارہ طے کیا تھا دینے والے نے اپنی خوشی سے دیا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر فریقین کے درمیان یہ صراحتاً طے ہو کہ: "ہم اتنے پیسے نعت خواں کو دیں گے" تو یہ اجارہ باطل ہوا جو کہ ناجائز ہے کیونکہ یہ نیکی کے کام پر اجارہ ہے اور نیکی کے کام پر اجارہ باطل ہے (سوائے مخصوص صورتوں جیسے اذان وامامت، دینی تعلیم اور وعظ کے کہ ان کی دینی ضرورت کے تحت اجازت دی گئی ہے)۔ اور اگر فریقین کے درمیان صراحتاً طے نہ ہو بلکہ دلالۃً طے ہو کہ وہاں دینا معروف ہے مثلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا، وہ سمجھ رہے ہیں کہ کچھ ملے گا۔ انھوں نے اس طور پر پڑھا، انھوں نے اس نیت سے پڑھوایا، اجارہ ہو گیا، جو کہ حرام ہے اور اب دو وجہ سے حرام ہوا، ایک تو طاعت پر اجارہ یہ خود حرام، دوسرا اجرت اگر عرفاً معین نہیں تو اس کی جہالت سے اجارہ فاسد، یہ دوسرا حرام۔

البتہ! اگر زبان سے صراحتاً نفی کر دی جائے کہ کچھ بھی اجرت نہ دی جائے گی۔ (نہ لفافے میں، نہ لوٹا کر اور نہ کسی اور طریقے سے) تو اب جو رقم دی جائے گی اسے ناجائز اجارہ کی اجرت نہ کہا جائے گا بلکہ انعام واحسان ہی کے طور پر دینا قرار دیا جائے گا اور نعت خوان کا یہ لینا جائز و حلال ہو گا۔ یونہی عام طور پر سننے والے شرکائے محفل جس طرح رقم دیں تو ان کا دینا اور نعت خواں کا لینا جائز ہے کہ اس صورت میں ان سے طاعت پر اجارہ کی صورت کا تحقق ہی نہیں ہوتا بلکہ ان کی طرف سے تبرع واحسان ہوتا ہے۔

ناجائز اجارہ کی جو صورتیں بیان ہوئیں ان سے بچنے اور ملنے والی رقم کے جواز کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ:

مخصوص وقت کے لئے معلوم اجرت پر کسی کو نعت خوانی کے لئے نہیں بلکہ مطلق خدمت کے کام کے لئے اجیر بنالے مثلاً وہ زید سے کہے کہ: "رات 10 سے 12 بجے تک 1000 روپے کے عوض اپنے کام کاج کے لئے آپ سے اجارہ کیا۔" زید کہے: "میں نے قبول کیا۔" اب زید اتنے وقت کے لئے ان کا اجیر ہو گیا، وہ جو چاہیں اس سے کام لیں، اب اجارہ کے بعد وہ زید سے کہیں کہ نعت پڑھو یہ جائز ہو گا اور اس کے بدلے طے شدہ اجرت لینا، دینا بھی حلال ہو گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "اصل یہ ہے کہ طاعت وعبادات پر اجرت لینا دینا (سوائے تعلیم قرآن عظیم وعلوم دین واذان وامامت وغیرہا معدودے چند اشیاء کہ جن پر اجارہ کرنا متاخرین نے بناچاری ومجبوری بنظر حال زمانہ جائز رکھا) مطلقاً حرام ہے، اور تلاوت قرآن عظیم بغرض ایصال ثواب وذکر شریف میلاد پاک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور منجملہ عبادات وطاعت ہیں تو ان پر اجارہ بھی ضرور حرام ومحذور،۔۔۔ اور اجارہ جس طرح صریح عقد زبان سے ہوتا ہے، عرفاً شرط معروف ومعہود سے بھی ہو جاتا ہے، مثلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہو گا وہ سمجھ رہے ہیں کہ کچھ ملے گا۔ انھوں نے اس طور پر پڑھا، انھوں نے اس نیت سے پڑھوایا، اجارہ ہو گیا، اور اب دو وجہ سے حرام ہوا، ایک تو طاعت پر اجارہ یہ خود حرام دوسرے اجرت اگر عرفاً معین نہیں تو اس کی جہالت سے اجارہ فاسد، یہ دوسرا حرام۔ای ان الاجارۃ باطلۃ وعلی فرض الانعقاد فاسدۃ فللتحریم وجہان متعاقبان، وذلک لما نصوا قاطبۃ ان المعہود عرفا کالمشروط لفظا یعنی اجارہ باطل ہے اور فرض انعقاد پر وہ فاسد ہے تو یہ اس کے حرام ہونے کی یکے بعد دیگرے دو وجہیں ہیں، اور یہ اس لئے کہ تمام فقہاء کی نص ہے کہ عرف میں مشہور و مسلم لفظوں میں مشروط کی طرح ہے۔

پس اگر قرار داد کچھ نہ ہو، نہ وہاں لین دین معہود ہوتا ہو تو بعد کو بطور صلہ وحسن سلوک کچھ دے دینا جائز بلکہ حسن ہوتا، ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ○ واللہ یحب المحسنین ○ احسان کی جزاء صرف احسان ہے اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

مگر جبکہ اس طریقہ کا وہاں عام رواج ہے تو صورت ثانیہ میں داخل ہو کر حرام محض ہے۔ اب اس کے حلال ہونے کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ قبل قراءت پڑھنے والے صراحۃً کہہ دیں کہ ہم کچھ نہ لیں گے، پڑھوانے والے صاف انکار کر دیں کہ تمھیں کچھ نہ دیا جائے گا۔ اس شرط کے بعد وہ پڑھیں اور پھر پڑھوانے والے بطور صلہ جو چاہیں دے

دیں یہ لینا دینا حلال ہو گا۔۔۔ دوم، پڑھوانے والے پڑھنے والوں سے بہ تعیین وقت واجرت ان سے مطلق کار خدمت پر پڑھنے والوں کو اجارے میں لے لیں مثلاً یہ ان سے کہیں ہم نے صبح سات بجے سے بارہ بجے تک بعوض ایک روپیہ کے اپنے کام کاج کے لئے اجارہ میں لیا وہ کہیں ہم نے قبول کیا اب یہ پڑھنے والے اتنے گھنٹوں کے لئے ان کے نوکر ہو گئے وہ جو چاہیں کام لیں۔ اس اجارے کے بعد وہ ان سے کہیں اتنے پارے کلام اللہ شریف کے پڑھ کر ثواب فلاں کو بخش دو یا مجلس میلاد مبارک پڑھ دو یہ جائز ہو گا اور لینا دینا حلال۔" (ملتقطا از فتاوی رضویہ، ج19، ص488،487،486، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

درمختار میں ہے: "ویفتی الیوم بصحتھا لتعلیم القرآنِ والفقہ والأمامۃ والأذان" یعنی دورِ حاضر میں تعلیم قرآن وفقہ اور امامت اور اذان پر اجرت جائز ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج6، ص55، دار الفکر، بیروت)

امیر اہلسنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ اپنے رسالہ "نعت خواں اور نذرانہ" میں تحریر فرماتے ہیں: "سامعین کی طرف سے نعت شریف پڑھنے کے دوران نوٹیں پیش کرنا اور نعت خواں کا قبول کرنا درست ہے، اگر فریقین میں طے کر لیا گیا کہ نوٹ لفافے میں ڈال کر دینے کے بجائے دورانِ نعت پیش کئے جائیں یا طے تو نہ کیا مگر دلالۃً ثابت (یعنی UNDERSTOOD) ہو کہ محفل میں بلانے والا نوٹ لٹائے گا تو اب اجرت ہی کہلائے گی اور ناجائز۔" (نعت خواں اور نذرانہ، ص8،7، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم